Noor Masjid Kagzi Bazar Mithadar, Karachi.

www.ishaateislam.net

021-32439799

الاستفتاء: کیا فرماتے ہیں علماءِ دین اور مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلہ میں کہ، ہماری کمپنی نے مستقبل کی طے شدہ قیمت پر طے شدہ مقدار میں زرعی اجناس کی خریداری کے لئے کموڈیٹی (اجناس) ایکسچینج کے ساتھ فارورڈ معاہدہ کیا ہے۔

تفصیلات یہ ہیں: کمپنی نے 6 دسمبر 2024 کو کموڈٹی ایکسچینج کے ساتھ سترہ لاکھ ملاوی کرنسی فی ٹن کی قیمت کے حساب سے ایک ہزار ٹن سویابین (soya bean) خریدنے کا فارورڈ معاہدہ کیا۔ سویابین کی فی ٹن کی موجودہ قیمت پندرہ لاکھ روپے ہے۔

فارورڈ معاہدہ کی تاریخ 6 مارچ 2025 ہے۔ مستقبل میں، کمپنی 28 فروری 2025 تک معاہدے کی تاریخ پر نظر ثانی کرنے اور پیداوار کے لئے سویابین خریدنے کی توقع رکھتی ہے۔ کموڈٹی ایکسچینج معاہدے کی جلد تکمیل کی وجہ سے ہمیں قیمتوں پر رعایت دینے کے لئے تیار ہے۔ براہ مہربانی مشورہ دیں کہ کیا ایسا عقد کرنا اور اس طرح کی رعایت قبول کرنا شرعاً جائز ہے؟

(سائل معرفت مفتی عبد الرّحمٰن صاحب ملاوی، افریقہ)

نوٹ: اس جواب میں سائل کے مسئلہ کو بیان کرنے سے قبل عمومی طور پر اس طرح کے عقود کی تفصیل اور حکم شرع بیان کیا گیا ہے تاکہ اس نوعیت کے تمام سوالات کا کامل اور اطمینان بخش جواب ہو جائے۔ اگر آپ نفسِ مسئلہ کی نوعیت جانتے ہیں تو بلا تامّل حکمِ شرع پڑھنے کیلئے صفحہ نمبر 5 سے پڑھنا شروع کریں۔

باسمہ تعالیٰ و تقدّس الجواب

کموڈیٹی مارکیٹ (commodities market)، وہ جگہ یا الیکٹرانک پلیٹ فارم ہے جہاں مختلف اشیاء (کموڈیٹیز) کی خرید و فروخت ہوتی ہے، جیسے گندم، کپاس، تیل، اور دھاتیں۔

یہ مارکیٹ مختلف لوگوں (جیسے کسانوں، مینوفیکچررز (manufacturers)، اور تاجروں) کے درمیان لین دین کے لیے ایک پلیٹ فارم فراہم کرتی ہے۔

سوال کرنے والے نے چونکہ ایکسچینج سے معاہدہ لیا ہے لہذا ٹیکنیکل اصطلاح میں اسے فارورڈ کے بجائے فیوچر کانٹریکٹ کہا جاتا ہے۔

CamScanner

فیوچرز آف کموڈیٹیز (Futures Contracts of Commodities)

فیوچرز ایک معاہدہ ہوتا ہے جس میں خریدار اور بیچنے والا ایک مقررہ قیمت اور مستقبل کی تاریخ پر کسی چیز کی خرید و فروخت پر متفق ہوتے ہیں، چاہے اس وقت مارکیٹ میں قیمت کچھ بھی ہو۔ یہ معاہدہ مستقبل میں ہونے والے لین دین کو طے کرتا ہے، اور اسی وجہ سے اسے "فیوچرز" کہا جاتا ہے۔

مثال: فرض کریں ایک آٹا مل ہے جو کسانوں سے گندم خریدتی ہے۔ آٹا مل کو فکر ہے کہ مستقبل میں گندم کی قیمت بڑھ سکتی ہے، جس سے اس کے اخراجات زیادہ ہو جائیں گے۔ اس خطرے سے بچنے کے لیے، آٹا مل، کموڈیٹی ایکسچینج سے فیوچرز کا معاہدہ کرتی ہے۔

مثلاً، آٹا مل ایک معاہدہ خریدتی ہے کہ چھ مہینے بعد آٹا مل 100 ٹن گندم 200 ڈالر فی ٹن کی قیمت پر خریدے گی۔ اگر چھ مہینے بعد مارکیٹ میں گندم کی قیمت 250 ڈالر فی ٹن ہو جائے تو بھی آٹا مل 200 ڈالر فی ٹن پر گندم خریدنے کے قابل ہو گی کیونکہ اس نے پہلے ہی فیوچرز معاہدہ کر لیا تھا۔ اسی طرح، اگر قیمت کم ہو کر 150 ڈالر فی ٹن ہو جائے تو بھی اسے 200 ڈالر فی ٹن ملے گا۔

مقصد:

فیوچرز معاہدے کا ہیجنگ (hedging) کے طور پر استعمال، دونوں پارٹیوں کو مستقبل کی قیمتوں کی غیر یقینی صورت حال سے بچاتا ہے اور انہیں منصوبہ بندی کرنے میں مدد دیتا ہے۔

عام طور پر کموڈیٹی فیوچرز معاہدوں میں حقیقی و حسّی قبضہ (Physcical Delivery) نہ ہونے کے برابر ہوتا ہے۔ چونکہ معاہدے کا ہیجنگ (hedging) کے طور پر استعمال ہی غالب ہے لہٰذا زیادہ تر معاہدے کیش سیٹلمنٹ (Cash Settlement) کے ذریعے مکمل کیے جاتے ہیں، کیونکہ یہ طریقہ زیادہ آسان اور لچکدار ہوتا ہے۔

کموڈیٹی فارورڈز (Commodity Forward Contracts):

کموڈیٹی فارورڈز معاہدے دو پارٹیوں کے درمیان براہ راست (Over the Counter) ہوتے ہیں۔ اس میں دونوں پارٹیاں کسی خاص کموڈیٹی (مثلاً گندم) کو ایک مقررہ قیمت پر ایک مقررہ تاریخ پر خریدنے یا بیچنے کا عقد کرتی ہیں۔ فارورڈز معاہدے عام طور پر منظّم مارکیٹ میں نہیں کیے جاتے اور ان کی شرائط و ضوابط دونوں پارٹیوں کی مرضی کے مطابق ہوتے ہیں۔

جبکہ اس کے برعکس:

CamScanner

کموڈیٹی فیوچرز معاہدے منظم مارکیٹ (جیسے کموڈیٹی ایکسچینج) میں ہی کیے جاتے ہیں۔فیوچر معاہدے مخصوص معیار اور مقدار کے مطابق (standardized) ہوتے ہیں اور ایک مقررہ تاریخ کے بجائے اِن فیوچرز کے حساب کا تصفیہ روزانہ کیا جاتا ہے۔اس تصفیہ کو mark to market کہا جاتا ہے۔

فیوچرز معاہدے میں دونوں پارٹیوں کے حقوق اور فرائض پہلے سے طے شدہ ہوتے ہیں اور معاہدے کی قیمت کا تعیین مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کے مطابق طے کیا جاتا ہے۔

دونوں کی مثال: فرض کریں ایک کسان اور ایک بسکٹ فیکٹری ہے۔دونوں معاہدہ کرتے ہیں کہ چھ مہینے بعد کسان فیکٹری کو100 ٹن گندم 200ڈالر فی ٹن کی قیمت پر دے گا۔

- اگر یہ معاہدہ کسان اور فیکٹری نے براہ راست ایک دوسرے کے ساتھ کیا ہے اور شرائط وضوابط دونوں کی مرضی کے مطابق ہیں، تو یہ فارورڈ کہلائے گا۔اس معاہدے میں فزیکل سیٹلمنٹ (Physical Settlement) بھی ہو سکتی ہے اور کیش سیٹلمنٹ (Cash Settlement) بھی۔(جو ذیل میں بیان کیا گیا ہے)
- اگر یہ معاہدہ ایک منظم مارکیٹ میں کیا گیا ہے اور معاہدے کی شرائط ایک standard contract میں پہلے سے طے شدہ ہیں، تو یہ فیوچرز کہلائے گا۔اس معاہدے میں فزیکل سیٹلمنٹ (Physical Settlement) بھی ممکن ہے لیکن زیادہ تر کیش سیٹلمنٹ (Cash Settlement) ہی ہوتی ہے۔ اور عقد کی قیمت کا تعیین مارکیٹ کے اتار چڑھاؤ کے مطابق ہوتا ہے۔

کموڈیٹی ہیجنگ(Commodity Hedging):

کموڈیٹی ہیجنگ وہ طریقہ ہے جس کے ذریعے تاجر یا سرمایہ کار مستقبل کی قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے بچنے کے لیے فیوچرز یا فارورڈز معاہدے کرتے ہیں۔

فرض کریں کہ آپ ایک کسان ہیں اور آپ نے گندم اُگائی ہے۔آپ کو فکر ہے کہ جب آپ کی گندم تیار ہو گی، اُس وقت قیمتیں کم ہو سکتی ہیں جس سے آپ کو نقصان ہو گا۔اس نقصان سے بچنے کے لیے آپ ہیجنگ کا استعمال کرتے ہیں۔

ا۔ کیش مارکیٹ (Spot Market) میں موجودہ قیمت: آپ نے دیکھا کہ اس وقت کیش مارکیٹ میں (جہاں عقد کے ساتھ قبضہ دیا جاتا ہے) گندم کی قیمت 200ڈالر فی ٹن ہے۔لیکن چھ ماہ بعد جب آپ کٹائی کریں گے تو قیمتیں کم ہوں گی۔

CamScanner

۲۔ ہیجنگ کی حکمت عملی: آپ ایک فیوچرز معاہدہ کرتے ہیں کہ 3 مہینے بعد آپ اپنی گندم 200 ڈالر فی ٹن کی قیمت پر فروخت کریں گے، چاہے اُس وقت کیش مارکیٹ کی قیمت کچھ بھی ہو۔

۳۔ کیش مارکیٹ میں مستقبل کی قیمت: 3 مہینے بعد اگر کیش مارکیٹ میں گندم کی قیمت 180 ڈالر فی ٹن ہو جائے، تو بھی آپ فیوچرز معاہدے کی وجہ سے اپنی گندم 200 ڈالر فی ٹن پر فروخت کر سکیں گے۔ اس طرح آپ نے اپنے آپ کو قیمتوں کے اتار چڑھاؤ سے بچالیا۔

ہیجنگ کا ایک اور طریقہ بھی ہے:

برعکس عقد کے ذریعے ہیجنگ: اس طریقہ کار میں اپنی مستقبل کی حقیقی خریداری میں نقصان سے بچنے کیلئے کموڈیٹی مارکیٹ میں (خریداری کا عکس یعنی) بیچنے کا عقد لیا جاتا ہے۔ اسے short position کہتے ہیں۔ اور اس کا برعکس بھی ہو سکتا ہے، جسے long position کہا جاتا ہے۔

ادائیگی اور تکمیلِ عقد (Settlement) کی تفصیلات:

سیٹلمنٹ (Settlement) کا مطلب ہے کہ معاہدے کی میعاد پوری ہونے پر دونوں پارٹیاں اپنے حقوق اور فرائض کو پورا کرتی ہیں۔ فیوچرز معاہدے کے دو اہم قسم کے سیٹلمنٹ ہوتے ہیں:

1. فزیکل سیٹلمنٹ (Physical Settlement): اس قسم کے تکمیلِ عقد میں اصل کموڈیٹی کی سپلائی اور ادائیگی ہوتی ہے۔ فرض کریں کہ آپ کا فیوچرز معاہدہ 3 مہینے بعد ختم ہو رہا ہے اور اس میں فزیکل سیٹلمنٹ کا ذکر ہے تو آپ کو 100 ٹن گندم فزیکل (حقیقی) طور پر پہنچانی ہو گی اور بدلے میں 200 ڈالر فی ٹن کے حساب سے قیمت ملے گی۔

2. کیش سیٹلمنٹ (Cash Settlement): اس قسم کے تصفیہ اور تکمیل عقد میں اصل کموڈیٹی کی سپلائی نہیں ہوتی بلکہ فرق کی ادائیگی ہوتی ہے۔ فرض کریں آپ کے معاہدے میں کیش سیٹلمنٹ کا ذکر ہے اور مارکیٹ قیمت 180 ڈالر فی ٹن ہو گئی ہے، تو آپ کو فی ٹن کے حساب سے صرف 20 ڈالر کا فرق ملے گا۔

مثال:

فزیکل سیٹلمنٹ (Physical Settlement): آپ 100 ٹن گندم کو 200 ڈالر فی ٹن کی قیمت پر آٹا مل کو فزیکل (حقیقی وحسّی) طور پر پہنچاتے ہیں اور 20000 ڈالر وصول کرتے ہیں۔

CamScanner

کیش سیٹلمنٹ (Cash Settlement): اگر مارکیٹ قیمت 180 ڈالر فی ٹن ہے، آپ کو فی ٹن کے حساب سے 20 ڈالر (100 ٹن ضرب 20 ڈالر فی ٹن) یعنی 2000 ڈالر کا فرق ملے گا، بغیر گندم کی فزیکل سپلائی (حقیقی و حسّی قبضہ) کے۔

یہ کموڈیٹی ہیجنگ اور سیٹلمنٹ کسانوں اور تاجروں کو مستقبل کی قیمتوں کے رِسک (Risk) سے محفوظ رکھنے میں مدد فراہم کرتی ہیں۔

آپشنز (Options):

آپشنز ایک خاص قسم کے معاہدے ہیں جو اس بات کا اختیار دیتے ہیں، کہ اِن کا حامل فیس (premium) کے بدلے ایک مدت کے اندر مخصوص قیمت پر خرید و فروخت کر سکتا ہے۔ یہ ایک اختیار ہوتا ہے لیکن اس کا حامل تکمیل عقد کا پابند نہیں ہوتا۔ وہ چاہے تو مدت کے اختتام تک عقد نہ کرے اور اسکی فیس رائیگاں جانے دے۔

فرض کریں کہ آپ کے پاس ایک آپشن ہے کہ جس کی فیس (fee / premium) آپ ادا کر چکے ہیں۔

اس آپشن کے مطابق آپ کسی آٹا مِل (Flour Mill) سے اگلے مہینے میں کسی بھی وقت 10 ڈالر فی بوری پر آٹا خرید سکتے ہیں۔ اگر آٹے کی قیمت بڑھ کر 15 ڈالر ہو جاتی ہے، تو بھی آپ اپنے آپشن کی وجہ سے 10 ڈالر فی بوری میں خرید سکتے ہیں۔ لیکن اگر قیمت گھٹ کر 8 ڈالر فی بوری ہو جاتی ہے، تو آپ اختیار کو استعمال نہ کرنے اور اوپن مارکیٹ سے سستی قیمت پر آٹا خریدنے کا فیصلہ کر سکتے ہیں۔

مالی دنیا میں آپشنز اسی طرح کام کرتے ہیں۔ یہ لوگوں کو اختیاری حق دیتے ہیں کہ وہ کسی چیز (جیسے شیئرز یا اجناس) کو ایک مقررہ قیمت پر ایک مقررہ تاریخ سے پہلے خریدیں یا بیچیں۔ یہ خطرے کا آنے سے قبل انتظام کرنے یا منافع کمانے میں مددگار ہو سکتا ہے۔

حکمِ شرع:

فارورڈ اور فیوچر کے سودے متعدد اسلامی شرعی اُصولوں سے مُتصادِم اور "باطل" عقد ہیں۔ اور کئی خرابیوں کا مجموعہ ہیں۔

اَوّلاً:

فیوچر اور فارورڈ عقود وقتِ عقد ہی مستقبل کی طرف منسوب ہوتے ہیں جبکہ مستقبل کے صیغہ سے خرید و فروخت نہیں ہو سکتی، اگرچہ مدّت اور میعاد معلوم ہو۔

شرعی طور پر خرید وفروخت کے ارکان، ایجاب وقبول (Offer & Acceptance)، کا اس طور پر ہونا ضروری ہے کہ وہ فی الحال عقد کے صادر ہونے پر دلالت کرتے ہوں۔

اگر ایجاب وقبول دونوں کے الفاظ مستقبل کے ہوں یا کسی ایک کا (مثلاً: خریدوں گا، بیچوں گا) تو عقد نہیں ہو سکتا، کیونکہ مستقبل کا لفظ آئندہ عقد صادر کرنے کے ارادہ پر دلالت کرتا ہے فِی الحال عقد کا اِثبات نہیں کرتا۔ (بہار شریعت، حصہ: 11، ایجاب وقبول، مسئلہ 6، ط: مکتبۃ المدینہ، ملخصاً)

نوٹ:

- **فارورڈ اور فیوچر معاہدوں کو وعدہءِ عقد (promise for contract)، کہنا درست نہیں:**

فارورڈ اور فیوچر معاہدے قانونی طور پر لازم عقود (binding contracts)، ہوتے ہیں، جن کی خلاف ورزی کے نتیجے میں قانونی چارہ جوئی اور حرجانہ لازم ہو سکتا ہے۔ اور اِن کو محض وعدہءِ عقد (promise for contract)، کہنا درست نہیں ہو گا۔ وعدے قانونی طور پر لازم ونافذ نہیں ہوتے جبکہ معاہدوں میں لزوم و قانونی نفاذ ہوتا ہے۔ سودا ہونے اور وعدہ ہونے میں فرق ہے، وعدہ کو پورا کرنا مکارِم اَخلاق (اچھے اخلاق میں سے) ہے مگر اس پر جَبْر نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ، علامہ نظام الدین حنفی متوفی: 1161ھ اور علماء ہند کی ایک جماعت نے لکھا ہے کہ:

غؤِنْ أَيْ ثرَ وَظخَ ضُقَن غضى وَإِلَّاغَ ّهكوَنُ اكضغظي خُهَاظهخ (الفتاوى الهندية، كتاب الإجارة، الباب الثامن، 4/ 428، المطبعة الكبري ، مصر، الطبعة الثانية، 1310هـ صوّرتها دار الفكر، بيروت)

یعنی: اگر وعدہ پورا کرے تو بہتر ہے ورنہ وعدوں کو پورا کرنا اس پر (قضاءً) لازم نہیں۔

ثانیاً وثالثاً:

کموڈیٹی کے فیوچر کانٹریکٹ کے ناجائز وباطل ہونے کی دوسری اور تیسری وجہ مبیع (اجناس) اور ثمن (پیمنٹ) دونوں کا وقتِ عقد معدُوم یا دَین (DEFERRED) ہونا ہے اور ملکیت وقبضہ کا فقدان ہے۔

CS CamScanner

اس کی تفصیل یہ ہے کہ: اِن عقود میں (اناج یا جو بھی سامان بیچنے کا قصد ہے) وہ عقد کے وقت موجود نہیں ہوتے اور نہ ہی اِن اشیاء کے ثمن کی ادائیگی کی جاتی ہے، بلکہ قیمت اور اس چیز پر قبضہ دینے اور لینے کے لئے باہمی رضامندی سے مستقبل (فیوچر) کی کوئی تاریخ بطورِ عقد طے کرلی جاتی ہے،

مزید یہ کہ اس کا مقصد بھی عموماً مستقبل میں اس چیز کی حسّی خرید وفروخت نہیں ہوتی، بلکہ اس چیز کی قیمتوں کا فرق برابر کرکے نفع حاصل کرنا یا نقصان سے بچنا مقصود ہوتا ہے۔(یعنی قبضہ کے بجائے کیش تصفیہ CASH SETTLEMENT)

- ذیل میں فیوچر کے عقود کی خرابیوں سے متعلق احادیث نبویہ ﷺ، آثارِ صحابہ رضی اللہ عنہ اور فقہاء کے اقوال منقول ہیں۔

  - شرعی طور پر بیع کی چار ۴ صورتیں ہیں:

۱۔ دونوں طرف معیّن موجود اشیاء (goods) ہوں۔[اُس کو مقایضہ (barter sale) کہتے ہیں]۔ یا

۲۔ دونوں طرف ثمن (gold, silver, currency) ہو۔[اس کو بیع صرف کہتے ہیں]۔ یا

۳۔ ایک طرف معیّن موجود شیء (goods) اور ایک طرف ثمن (gold, silver, currency) ہو

اس کی دو صورتیں ہیں، اگر مبیع کا موجود ہونا ضروری ہو تو بیع مُطلق ہے،

۴۔ اور ثمن کا فوراً دینا ضروری ہو تو بیع سَلم۔

(تحفۃ الفقہاء، کتاب البیوع، باب السلم 2/7، ط: العلمیہ، ملخصاً؛ بہار شریعت، حصہ: 11، بیع سلم، مسئلہ 1، ط: مکتبۃ المدینہ، ملخصاً)

ابوالفضل عبداللہ بن محمود بن مودود موصلی حنفی متوفیٰ: 683ھ لکھتے ہیں:

وَلَوْ بَاعَ عَيْنًا عَلَى أَنْ يُسَلِّمَهَا إِلَى رَأْسِ الشَّهْرِ فَهُوَ فَاسِدٌ، لِأَنَّ تَأْجِيلَ الْأَعْيَانِ بَاطِلٌ

(الاختيار لتعليل المختار، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد وأحكامه، 2/ 24، مطبعة الحلبي، القاهرة)

یعنی: اگر کسی عین شیء (معیّن مال) کو اس شرط پر بیچا کہ اسکو اگلے مہینے کے شروع میں سُپرد کرے گا تو (خرید وفروخت کا عقد) فاسد ہو گا۔ کیونکہ عین شیء (معیّن مال) کا کسی مدت کے بعد دینے کا عقد کرنا باطل ہے۔

CS CamScanner

امام کمال الدین محمد بن عبد الواحد، المعروف ابن الھمام متوفی: 861ھ لکھتے ہیں:

مُجَرَّدَ تَأْجِيلِ الْمَبِيعِ مُفْسِدٌ، وَلَوْ كَانَ إِلَى أَجَلٍ مَعْلُومٍ فَلَا يُنَاسِبُ تَعْلِيلَ فَسَادِ تَأْجِيلِ الْمَبِيعِ بِجَهَالَةِ الْأَجَلِ. (فتح القدير، كتاب البيوع، باب البيع الفاسد، 453/6، شركة مكتبة ومطبعة مصفى البابي الحلبي وأولاده بمصر الطبعة: الأولى، 1389ھ)

یعنی: (سلم کے علاوہ مطلق بیع میں) محض مبیع کا مؤجل کر دینا عقد کو فاسد کر دیتا ہے۔ اگرچہ جس مدت تک مؤجل کیا ہے وہ معلوم بھی ہو۔ لہذا مبیع کو مؤجل کرنے سے عقد کا فاسد ہونا جہالتِ مدت کی بناء پر بتانا درست نہیں ہو گا۔

جس چیز کو بیچا جا رہا ہے اس کا بیچنے والے کی ملکیت اور قبضہ میں وقتِ عقد ہونا ضروری ہے، اسی طرح جو چیز بیچی جا رہی ہے اس کا مقدور التسلیم (یعنی دوسرے کو سپرد کرنے پر قادر ہونا) بھی ضروری ہے۔ چنانچہ،

امام ابو عیسی محمد بن عیسی ترمذی متوفی: 279ھ ، اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ، قَالَ أَتَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم فَقُلْتُ يَأْتِينِي الرَّجُلُ يَسْأَلُنِي مِنَ الْبَيْعِ مَا لَيْسَ عِنْدِي أَبْتَاعُ لَهُ مِنَ السُّوقِ ثُمَّ أَبِيعُهُ قَالَ "لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ" (سنن الترمذي، أبواب البيوع عن رسول الله ﷺ، باب ما جاء في كراهية بيع ما ليس عندك، 514/2، برقم: 1232، دار الغرب الإسلامي، بيروت، الطبعة: الأولى، 1996م)

یعنی: حکیم بن حزام روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے پاس آکر عرض کیا: میرے پاس کچھ لوگ آتے ہیں اور اس چیز کو بیچنے کے لیے کہتے ہیں جو میرے پاس نہیں ہوتی، تو کیا میں اس چیز کو ان کے لیے بازار سے خرید کر لاؤں پھر فروخت کروں؟ آپ نے فرمایا: جو چیز تمہارے پاس نہیں ہے اس کی بیع (خرید و فروخت کا عقد) نہ کرو۔

CamScanner

امام ابو الحسین مسلم بن حجاج قشیری متوفیٰ: 261ھ، اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ "مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتَّى يَسْتَوْفِيَهُ". قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ وَأَحْسِبُ كُلَّ شَيْءٍ مِثْلَهُ. (صحيح مسلم، كتاب البيوع، باب بطلان بيع المبيع قبل القبض، 1159/3، برقم: 1525، مطبعة عيسى البابي الحلبي وشركاه، القاهرة)

یعنی: حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس نے غلہ خرید اتو وہ اسے پورا کر لینے (قبضہ کر لینے) سے پہلے آگے فروخت نہ کرے۔" حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کہا: میں ہر چیز کو اسی کے مانند خیال کرتا ہوں۔

امام محمد امین بن عمر المعروف ابن عابدین شامی، متوفیٰ: 1252ھ، انعقادِ بیع کی شرائط میں لکھتے ہیں:

وَشَرْطُ الْمَعْقُودِ عَلَيْهِ سِتَّةٌ: كَوْنُهُ مَوْجُودًا مَالًا مُتَقَوِّمًا مَمْلُوكًا فِي نَفْسِهِ، وَكَوْنُ الْمِلْكِ لِلْبَائِعِ فِيمَا يَبِيعُهُ لِنَفْسِهِ، وَكَوْنُهُ مَقْدُورَ التَّسْلِيمِ فَلَمْ يَنْعَقِدْ بَيْعُ الْمَعْدُومِ وَمَا لَهُ خَطَرُ الْعَدَمِ كَالْحَمْلِ وَاللَّبَنِ فِي الضَّرْعِ وَالثَّمَرِ قَبْلَ ظُهُورِهِ (رد المحتار على الدر المختار، دار الفكر، بيروت، الطبعة الثانية، 1412ھ)

یعنی: معقود علیہ (جس مال کی خرید و فروخت کا عقد ہو رہا ہے) سے متعلق شرائطِ عقد چھ ہیں۔ اس معقود علیہ کا موجود ہونا، مال ہونا، متقوّم ہونا، فی نفسہٖ مملوک (کسی کی ملکیت میں) ہونا، اور بیچنے والے شخص کی ملکیت میں ہونا جبکہ وہ اپنے لئے خود بیچے، اور اس مال کا مقدور التسلیم ہونا۔ تو (ان شرائط کی بناء پر) منعقد ہی نہیں ہوگی معدوم شیء کی بیع (خرید و فروخت) اور اُس شیء کی بیع جو کہ معدوم ہو سکتی ہے مثلاً حمل اور تھن میں دودھ اور پکنے سے پہلے پھل۔

مبیع اور ثمن دونوں کا وقتِ عقد معدوم ہونا، یا بیع الدَّین بالدَّین (ادھار کو ادھار کے بدلے بیچنا) ممنوع و باطل ہے۔ چنانچہ:

امام احمد بن حسین بیہقی متوفیٰ 458ھ۔ اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

عَنِ ابْنِ عُمَرَ «أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ» (السنن الكبرى للبيهقي، كتاب البيوع، باب ما جاء في النهي عن بيع الدين بالدين، 474/5، برقم: 10537، ط العلمية)

یعنی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے بیع الکالی بالکالی (دَین کی دَین کے بدلے خرید و فروخت) سے منع فرمایا ہے۔

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی متوفیٰ: 1367ھ میں لکھتے ہیں:

"مَعدُوم کی بیع باطل ہے۔" (بہارِ شریعت، 2/697، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

اسی میں ہے: "جو چیز اس کی مِلک میں نہ ہو اُس کی بیع جائز نہیں، یعنی اِس امید پر کہ میں اس کو خرید لُوں گا یا ہبہ یا میراث کے ذریعہ یا کسی اور طریق سے مجھے مل جائے گی، اُس کی ابھی سے بیع کر دے، جیسا کہ آج کل اکثر تاجر کیا کرتے ہیں، یہ ناجائز ہے، پھر اگر اس طرح بیع کی اور خرید کر مشتری کو دیدی جب بھی باطل ہی رہے گی۔ یوہیں وہ چیز جو ابھی طیار (تیار) نہیں ہے، بلکہ آئندہ ہو گی، مثلاً: کپڑا، گُڑ، شکر، جو ابھی موجود نہیں ہے، اس امید پر بیچی کہ آئندہ ہو جائے گی، یہ بیع بھی باطل ہے کہ معدوم کی بیع ہے۔" (بہارِ شریعت، 2/700، مکتبۃ المدینہ، کراچی، مُلتَقِطا)

خلاصۂ کلام:

اللہ کے رسول ﷺ کی صریح اور واضح احادیث، اَقوالِ صحابہ رضی اللہ عنہم اور فقہاء اسلام کے فتاویٰ کی روشنی میں کموڈٹی فیوچر، فارورڈ اور آپشنز واضح شرعی قباحتوں کا مجموعہ ہیں۔

مسلمانوں پر لازم ہے کہ اِن سے بچیں۔ خطرات کے انتظام (risk management) کے نام پر، حلال وطیّب اَجناس کی خرید وفروخت کو غیر مسلموں کی بنائی ہوئی derivative products کی نذر کر کے ناجائز نہ بنائیں۔

اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے کام کر کے کبھی بھی آپ کاروباری خطرات کو کم نہیں کر سکتے۔ ماضی میں سن 2008ء میں اسی طرح کی derivative products نے عالمی معیشت کو تباہی کے دہانے پر کھڑا کر دیا تھا۔ حلال رزق میں برکت ہے اور حرام کتنا ہی زائد ہو اس میں بے برکتی اور تباہی ہی ہے۔

اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطاء فرمائے۔

CS CamScanner

And Allah knows best.

والله تعالیٰ ورسوله (ﷺ) أعلم بالصواب

كتبه:

30-12-24

أبو الليث محمد طاهر قادري
(المتخصص فی الفقہ الإسلامی)

بـ دار الإفتاء النّور،

جمعية اشاعة أهل السنّة (باكستان)، كراتشی

TF-2037

الجواب صحيح

الدكتور المفتی محمد عطاء الله النّعيمی

شيخ الحديث جامعة النّور ورئيس دار الإفتاء النّور

جمعية إشاعة أهل السنة (باكستان)، كراتشی

Abul Laith Muhammad Tahir Qadri
Dars e Nizami with Specialization in Hanafi Jurisprudence
ACCA (Affiliate), MA Islamic Studies, Bachelors (Commerce) (UOK)
Research Fellow at Dar ul Ifta AnNoor
Jamiat Ishaat Ahlus Sunnah Pakistan

الجواب صحيح

المفتی محمد جنيد العطّاری النّعيمی

دار الإفتاء

جمعية إشاعة أهل السنة (باكستان)

الجواب صحيح
المفتی شهزاد العطاری المدنی
دار الإفتاء
جمعية إشاعة أهل السنة (باكستان)، كراتشی

الجواب صحيح
أبو الضياء المفتی محمد فرحان القادری النّعيمی
رئيس دار الإفتاء الضيائيه ،كراتشی

الجواب صحيح
المفتی عبدالرحمن القادری
دار الإفتاء غريب نواز
لمبی جامع مسجد، ملاوی وسطی، افريقه

30 December 2024 CE
27, Jumādā al-Ukhra 1446 AH

CamScanner